سوال

(234) مہر میں مبالغہ آرائی کے مشکل مسئلہ کا حل

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

مہر میں مبالغہ آرائی ایک معاشرتی مسئلہ ہے لہذا اس کا کوئی نہ کوئی حل ہونا چاہیۓ 'آپ کی رائے میں اس سنگین مسئلہ کا کیا حل ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بے شک مہر میں مبالغہ آرائی ایک سنگین معاشرتی مسئلہ ہے ۔ حکومت' علماء اور معززین کو باہمی تعاون کے ذریعے اس مسئلے کا حل ڈھونڈنا چاہئیے اس کیلئے لوگوں کو بھی یہ نصیحت کی جائے کہ دو مہر میں تخفیف سے کام لیں' تخفیف کے فوائد بھی بیان کریں اور خود اپنا عملی نمونہ بھی پیش کریں تاکہ دوسرے لوگ بھی امرائی' علماء اور معززین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس خرابی کو دور کر سکیں ۔ حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث سے یہ ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کو بھی پانچ سو درہم سے زیادہ مہر نہیں دیا تھا اور آپ کی ذات گرامی اپنے اقوال واعمال میں ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہے ۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا ہے :

((خير الصداق أيسره)) (سنن أبي داوٗد)

''بہترین مہر وہ ہے جو کم ہو۔''

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا :

((أبركهن أيسرهن مهورا)) (المغنى عن حمل الأسفار للعراقى)

''زیادہ بابرکت عورتیں وہ ہیں' جن کے مہر کم ہوں۔''

ایک صحابی کے پاس مہر ادا کرنے کیلئے جب کوئی مال نہ تھا تو آپ ﷺ نے اس کی شادی ایک عورت سے اس مہر پر کردی کہ اسے قرآن مجید کی جس قدر سورتیں یاد ہیں' وہ اپنی بیوی کو بھی یاد کرادے ۔

نبی ﷺ کی احادیث مبارکہ اور سلف صالحین کے آثار اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مہر میں تسامح سے کام لینا چاہیۓ اور ولیمہ کی عورتوں میں بھی تکلف سے کام نہیں لینا چاہیۓ ۔

بے شک ان امور میں سبقت کا مظاہرہ نوجوانوں کی جلد شادی کا سبب بنے گا اور اس طرح بہت سے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو عفت و پاک دامنی کی زندگی بسر کرنے کا موقع فراہم ہو گا اور معاشرے کو شیطان کی چالوں اور دسیسہ کاریوں سے محفوظ رکھا جاسکے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :

((یا معشر الشباب، من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فإنہ أغض للبصر، وأحصن للفرج، ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فإنہ لہ وجاء)) (صحیح البخاري)

''اے گروہ نوجوانان! تم میں سے جس کو شادی کرنے کی استطاعت ہو تو وہ شادی کرلے کہ اس سے نگاہیں نیچی رہیں گی وار شرمگاہ کی حفاظت ہوگی اور جسے استطاعت نہ ہو تو وہ روزہ رکھے' روزہ اس کی جنسی خواہش کو ختم کردے گا۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص200

محدث فتویٰ